جنات المعارف

باب

حقیقت الرویا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال اللہ تعالیٰ الذین آمنو و کانوا یتقون ہ لھم البشریٰ فی الحیوۃ
الدنیا و فی الآخرۃ لا تبدیل لکلمات اللہ ذالک ھو الفوز العظیم ہ پارہ ۱۱
سورہ یونس - یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے اور خدا سے ڈرتے رہے انہیں
کے واسطے دنیا کی زندگی میں بھی بشارت ہے اور آخرت میں بھی خدا کی باتوں
میں رد و بدل نہیں ہوتا یہی تو بڑی کامیابی ہے - اس آیت کی تفسیر میں حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام سے بسند معتبر منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول اللہ
سے اس آیت کی تفسیر پوچھی حضرت نے فرمایا کہ زندگانی دنیا کی بشارت مومن
کے وہ اچھے اچھے خواب ہیں جو وہ دنیا میں دیکھتا ہے اور خوش ہوتا ہے اور بشارت
آخرت بہشت کی بشارت ہے تفسیر مجمع البیان و حلیۃ المتقین باب ۱ فصل ۹
واضح ہو کہ بصارت اور بصیرت دو چیزیں ہیں بصارت صرف ظاہری چیزوں کے دیکھنے کا
ذریعہ ہے اور بصیرت باطنی چیزوں کے اور یہی قوت ہے جو انسان کو حیوانات
سے ممتاز کرتی ہے جس میں ایک گلاب پھول کھلا حیوان نے بھی دیکھا انسان نے بھی - حیوان
نے صرف اتنا دیکھا کہ ایک سبز چیز میرے کھانے کی موجود ہے اگر پہنچ جاؤں تو کھالوں -
[illegible]
اس چیز کا نام کیا ہے کیسے کھلا - کیوں کھلا - اس کے فوائد کیا ہیں اس کے کھانے کا
انجام کیا ہوگا اسے ان باتوں کی مطلق خبر نہیں یہ ہے صرف بصارت لیکن ایک
عام انسان نے اس میں رنگ و بو اور حسن و خوبصورتی دیکھی - نزاکت و لطافت
دیکھی - آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی فرحت و مسرت [illegible]
[illegible] اور خالق بے مثال کی صنعت اور باغبان کی محنت

دیکھی جو حقیقی مالک نے لگایا ہوا تھا اور باغبان کا شکریہ ادا کرتا ہوا

ومشقت کا شکریہ ادا کرتا ہوا روانہ ہو گیا لیکن ایک طبیب نے ان سب کے بعد
اسمیں صحت مندوں کیلیے بیماریاں اور بیماروں کیلیے شفا دیکھی اور اسکے آگے
نہ دیکھ سکا لیکن ایک کیمیا گر نے اسمیں سونا اور چاندی دولت اور خزانہ
دیکھے ایک فیلسوف طبیعی نے اسمیں کام کرنے والی ہزاروں طاقتیں
دیکھیں علل و اسباب اور معلولات کا ایک محیر العقول سلسلہ دیکھا اور
اسکے آگے نہ دیکھ سکا لیکن ایک حکیم الٰہی نے اسمیں ان کل باتوں کے بعد
علت العلل یعنی ایک قادر و توانا خالق بے مثال کا وجود دیکھا اسکے جمال و کمال
کا مشاہدہ کیا دل کی آنکھیں روشن ہوئیں مادیت کے پردے ہٹے اور وہ ایک عالم انوار
تک پہنچ گئیں جب وہ ایک ایسے عالم میں آ گیا جہاں نور ہی نور ہے ظلمت کا وجود نہیں
جہاں کمال ہی کمال ہے جہالت و عاجزی کا نام نہیں جہاں دوام و بقا ہے موت و
فنا کا کوئی مفہوم نہیں تو ایک حیوان کو صرف اس بنا پر کہ اسکو پھولوں میں بجز کھانے
کی ایک چیز کے اور کوئی بات نظر نہیں آئی کیا حق ہے کہ وہ انسانی معلومات کو
جھٹلائے اور ایک عام انسان کو صرف اس بنا پر کہ اس کو وہ پھول میں بجز سونگھنے
یا دیکھ کر خوش ہو لینے کے اور کوئی صفت نظر نہیں آئی کیا حق حاصل ہے کہ وہ ایک
ایک طبیب کے دعووں کی تکذیب کرے اور ایک طبیب کو کیا حق ہے کہ وہ
ایک کیمیا گر کے دعوے کا انکار کرے اور ایک کیمیا گر کو کب جائز ہے کہ وہ
ایک ماہر طبیعات کے قول کو ٹھکرا دے اور اسی طرح ایک طبیعی کو کیا حق
ہے کہ صرف اپنی ناواقفی کی بنا پر حکیم الٰہی کے باطنی مشاہدات کا انکار کرے
کیونکہ کسی بات کا نہ جاننا اس کے نہ ہونے کی دلیل نہیں بے شمار چیزیں دنیا میں

ایسی ہو سکتی ہیں جن کو ہم نہ جانتے ہوں لیکن وہ وجود و حقیقت رکھتی ہوں اسی بنا پر
عقلاء نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر ایک دعوے کا فوراً بغیر غور و فکر انکار کر دینا خلاف عقل ہے
بلکہ پہلے اسکے لئے ثبوت و دلیل کی تلاش کرنی چاہئے اسکے بعد کوئی فیصلہ کرنا چاہئے
مسٹر کرنیلیوس فانڈیک اپنی کتاب نقش فی الحجر میں لکھتے ہیں جسکا خلاصہ یہ ہے
کہ تم اکثر جاہلوں کی زبان سے اتفاقاً خود بخود اور اچانک جیسے الفاظ سنا کرتے ہو
لیکن انکی حقیقت کچھ نہیں یہ کچھ بے معنی الفاظ ہیں کیونکہ دنیا میں کوئی بھی چیز اتفاقاً
خود بخود پیدا نہیں ہوتی بلکہ ہر چیز کسی نہ کسی سبب سے پیدا ہوتی ہے لیکن چونکہ
اسباب دو قسم کے ہوتے ہیں جلی اور خفی اسلئے عوام الناس ظاہری اسباب کو تو محسوس
کرتے ہیں اور انکے مسببات کو اسباب کی تحت میں تسلیم کرتے ہیں لیکن جو پوشیدہ
اسباب ہیں وہ انہیں محسوس نہیں کر سکتے اور انکے مسببات کو اتفاقی خیال کرتے ہیں
اور اسکے لئے سلسلہ اسباب کو قبول نہیں کرتے۔ لیکن ایک عالم طبیعیات تمام چیزوں
کو اسباب کے تحت پاتا ہے اگرچہ اکثر چیزوں میں وہ اسباب کو محسوس نہیں کرتا
پھر آخر کلام میں لکھتے ہیں کہ فالامور العرضیۃ عند الجاہل کثیرۃ وعند الحکیم
قلیل وعند اللہ عن میۃ یعنی اتفاقی امور جاہلوں کے نزدیک تو بہت ہیں لیکن
ایک حکیم کے نزدیک بہت کم ہیں اور خدا کے نزدیک کوئی چیز بھی اتفاقی نہیں ہے
اس تحریر سے اتنا معلوم ہوا کہ بہت سے امور دنیا میں ایسے رونما ہوتے رہتے
ہیں جنکے اصل اسباب کا علم انسان نہیں رکھتا جو جاہل ہیں یعنی نہیں سے کچھ تو ان کو اتفاق
پر محمول کرتے ہیں اور خود بخود انکے پیدا ہو جانے کا عقیدہ کرتے ہیں (اور کچھ جو
ذرا روشن خیال ہیں اور فلسفی ہونے کے مدعی ہیں وہ انکے اصل اسباب

کرتے

سے بے خبر ہونے کی بنا پر انہیں دوسرے ظاہری اسباب کی طرف منسوب
[illegible]
ہیں اور منطق کے زور پر اسے ثابت کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں چنانچہ
منجملہ ان چیزوں کے ایک مسئلہ حقیقت خواب بھی ہے جسمیں بڑا اختلاف ہے بعض
نے کہا ہے کہ انسان کے خواب کا سبب اسکے بخارات معدہ وجگر ہیں جب انسان
کی صحت خراب ہوتی ہے اور اسکے معدہ اور جگر سے کثیف اور خراب بخارات
اٹھتے ہیں اور دماغ تک پہونچتے ہیں تو ڈراؤنے اور برے برے خواب
دیکھتا ہے اور جبکی صحت اچھی ہوتی ہے اور وہ لطیف و پاکیزہ غذائیں کھاتا
ہے تو اسکے معدہ سے لطیف بخارات اٹھتے ہیں اور وہ اچھے خواب دیکھتا ہے
بعض نے کہا ہے کہ انسان کے خواب کا سبب اسکے وہ افکار و خیالات ہیں جو عالم بیداری
میں اسکے دماغ میں چکر لگاتے ہیں چنانچہ جب وہ سوتا ہے تو وہی خیالات اسکے دماغ میں
گردش کرتے ہیں اور قوت واہمہ اسکے اچھے یا برے نتائج اسکے سامنے پیش کرتی
ہے اور یہی اسکے اچھے اور برے خواب کی حقیقت ہے چنانچہ یہی سبب ہے کہ انسان
انہیں چیزوں کو خواب میں دیکھتا ہے جنکو دنیا میں دیکھ چکا ہے اور جو چیزیں اسنے
کبھی نہیں دیکھی ہیں انکو کبھی خواب میں نہیں دیکھتا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ خواب
صرف افکار و خیالات کا نام ہے اس سے زیادہ خواب کی اور کچھ حقیقت نہیں ہے
میں عرض کرتا ہوں کہ مادیین کے یہ اقوال کلیہ نہیں ہیں اور خواب کی
قسمیں انہیں دو چیزوں میں منحصر نہیں ہیں بلکہ خواب کی اور بھی قسمیں ہیں
جنسے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے لیکن جسطرح بہت سی دواؤں اور دعاؤں کے اثرات
کو کسی انکار کرنے والے پر بحث و دلیل سے ثابت نہیں کیا جا سکتا ہے بلکہ اسکے مطابق

کیلئے ضروری ہے کہ یا تو انلوگون کی شہادتیں پیش کی جائیں جو لوگ ان چیزون کا تجربہ
کر چکے ہیں یا خود انکار کرنے والے کو ایسے مواقع درپیش ہوں کہ وہ انکا تجربہ
کرے اسی طرح سچا خواب بھی ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس کو یا تو خود وہ شخص سمجھ
سکتا ہے جس نے سچے خواب دیکھے ہوں اور انکی تعبیریں ظاہر ہو چکی ہوں
یا وہ سمجھ سکتا ہے جو سچے خواب دیکھنے والوں کی شہادتوں پر اعتبار کرے
ورنہ بحث و دلیل سے اسکا ثابت کرنا آسان نہیں ہے
اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک بالکل صحیح و تندرست اور خوش و مسرور انسان جو سارا دن اپنے
مسرت و خوشی کے مشاغل اور اچھے اور رنگین تصورات میں گزارتا ہے اور رات کو
سونے کے وقت آنے والے روز کیلئے عیش و عشرت کے دلپسند منصوبے
اور لذات دنیا کی خوش کن آرزوئیں اپنے پہلو میں لیکر سو رہتا ہے آنکھیں بند ہوتے ہی
ایسا ہولناک اور پریشان کن خواب دیکھتا ہے کہ عالم خواب ہی میں رونا اور چیخنا شروع
کرتا ہے اور بیدار ہونے کے بعد بھی ایسا خوف و ہراس طاری ہوتا ہے کہ
اسکی عیش و عشرت کی دنیا چشم زدن میں برباد ہو جاتی ہے وہ حیران و پریشان خواب کی
تعبیر کیلئے کبھی اپنے دل سے سوال کرتا ہے کبھی دوسروں سے خواب بیان کرکے تعبیر پوچھتا
ہے یہاں تک کہ شام نہیں ہونے پاتی کہ خواب کی تعبیر ظاہر ہو جاتی ہے اور خانہ شادی
خانہ غم بنجاتا ہے جسکی بہت سی مثالیں میرے پیش نظر ہیں اور کبھی اسکے عکس ایک
وہ شخص جو انتہائی درد و آلام رنج و مصیبت کا شکار ہوتا ہے جسکے چارہ گر قطعا
جواب دے چکے ہوتے ہیں جسکی امیدیں بالکل قطع ہو چکی ہوتی ہیں جسکو بجز آہ و زاری
و نالہ و فریاد کے کوئی راہ نجات نظر نہیں آتی روتے روتے ایسی خوف و

تتمہ ہشتم صفحہ ۹

کے عالم میں جب اسکی آنکھ لگ جاتی ہے تو ایسا امید افزا اور مسرت
انگیز خواب دیکھتا ہے جو اسکے لئے پیام زندگی بنجاتا ہے خواب سے
بیدار ہونے پر اسکی ناامیدی امید سے اور اسکا خوف وہراس خوشی و مسرت
سے مبدل ہوجاتا ہے اور چند روز بھی گذرتے کہ اسکی خواب کی تعبیر ظاہر ہوجاتی
۳ اور غیب سے اسکے کام بنجاتے ہیں میں ۱۳۵۵ھ میں مدرسہ ناظمیہ
لکھنؤ میں ممتاز الافاضل میں پڑھتا تھا ایک شب عالم خواب میں دیکھا کہ میں نے
اپنے کمرہ سے لوٹا لیا اور مسجد کے حوض سے پانی لیکر بیت الخلاء گیا
جونہی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا دیکھا کہ ایک شخص قدمچہ میں جھکا ہوا
ہے میں نے اسکی پشت پر اپنے پاؤں سے ٹھوکر ماری وہ سیدھا ہو کر
اور مجھے لیکر فضا میں اڑ گیا میں پوری طاقت سے اسکو دور کرنے کی کوشش
کر رہا تھا لیکن فضا میں میری قوت کام نہیں کرتی تھی وہ مجھے لئے ہوئے پھر
زمین پر آیا تو میں نے اسے حوض کی پٹری پر پٹک کر اسکے سینے پر بیٹھ
گیا اور اسے مارنے لگا لیکن وہ پھر مجھے لیکر فضا میں اڑ گیا غرض اسی طرح
دیر تک اس سے اور مجھ سے جنگ ہوتی رہی آخر وہ مجھے چھوڑ کر بھاگ گیا
۴ اسکے کچھ دنوں کے بعد پھر میں نے خواب میں دیکھا کہ سرکار والد مرحوم کا انتقال ہوگیا
ہے اور غسل کیلئے انکی میت تالاب پر لائی گئی ہے مجمع بہت کثیر ہے میں بھی
روتا ہوا مجمع کے ساتھ ہوں کہ یکایک اثناء غسل میں وہ زندہ ہو گئے ہیں
اور مسجد میں جاکر نماز ظہرین باجماعت پڑھائی ہے۔ جب کہ اٹھنے کے بعد
مجھ پر بڑا رنج وغم کا ہجوم ہوا مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ یہ عالم خواب کی بات

نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے جب بہت زیادہ مجھ پر افکار کا ہجوم ہوا تو میں دل بہلانے کیلئے
اپنے چھوٹے بھائی کے پاس مدرسہ سلطان المدارس گیا وہاں انکو بھی بہت زیادہ محزون پایا

سبب دریافت کرنے پر بولے کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ والد کا انتقال ہو گیا ہے میں نے
انسے کہا کہ اسکی تعبیر یہ ہے کہ خدا انکو طول عمر عطا فرمائے گا اور انکو تسلی دیکر
انسے رخصت ہوا واقعہ ہو گیا لیکن انکا خواب سننے کے بعد جو میرے قلب کی حالت
ہوئی اسے تحریر میں ظاہر نہیں کیا جا سکتا ہے میں وہاں سے سیدھا ڈاکخانہ گیا
اور دریافت حال کے لئے فوراً تار دیا تیسرے چوتھے روز خود جناب مرحوم کے
دست مبارک کا لکھا ہوا خط آگیا جس سے اطمینان ہو گیا کچھ دنوں کے بعد
مجھے پیچش ہوئی اسکے بعد بخار آیا جناب حکیم منے آغا صاحب مرحوم اور دیگر
اطبا کا علاج کیا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا مرض بڑھتا ہی گیا آخر مجبور ہو کر
وطن چلا گیا جناب مرحوم کو اپنی علالت کی خبر دی وہ حسین آباد ضلع مونگیر
سے تشریف لائے اور میرا علاج شروع ہوا میری بیماری اور جناب مرحوم کے
مصائب و ابتلاء کا دور شروع ہوا جس کا سلسلہ بارہ برس رہا اسی درمیان
میں میری چھوٹی بہن بیمار ہوئی اور اسکا انتقال بھی ہوا غرض جان اور مال
سے امتحان کی سب منزلیں گذر گئیں جنکی تفصیل کیلئے ایک مستقل کتاب کی
ضرورت ہے اس دور میان میں جناب مرحوم تفسیر انوار القرآن کی تصنیف میں مشغول
تھے جس کو ہر عالم میں انہوں نے جاری رکھا افکار و پریشانیوں کی سخت سے سخت
منزل میں بھی وہ اپنے خدمات سے غافل نہیں ہوئے یہاں تک کہ وہ مصائب
کا دور بھی گذر گیا اور خدا نے مجھے سخت ترین امراض سے نجات دی
اور جناب مرحوم کی مالی پریشانیوں کو اسطرح دور کیا جس کی امید بھی نہ تھی

[illegible]

جس روز جناب مرحوم کی پریشانیاں دور ہوئیں اور انہوں نے خدا کا شکر
ادا کیا مجھے اپنا خواب یاد آگیا میں نے کہا کہ آج میرے خواب کی تعبیر
پوری ہوگئی جو میں نے لکھنؤ میں دیکھا تھا کہ آپ کا انتقال ہوگیا ہے
اور پھر آپ زندہ ہوگئے ہیں

۹ سنہ ۱۹۱۴ سے پہلے میری دادی مرحومہ کا انتقال نجف اشرف ملک عراق
میں ہوا اور وہ وہیں وادی السلام میں دفن کی گئیں اسکے بعد
پہلی جنگ عظیم میں ہم لوگ عراق سے بھاگ کر بڑے بڑے خطرات
کا مقابلہ کرتے ہوئے کسی صورت سے ہندوستان پہونچے یہاں آنے
کے تقریباً دس بارہ برس کے بعد میری والدہ صاحبہ نے میری دادی مرحومہ
کو خواب میں دیکھا کہ فرما رہی ہیں کہ دولہن میں عراق میں نہ رہوں
گی لوگ میرے سینے پر گھوڑے گاڑی چلا رہے ہیں صبح کو والدہ
صاحبہ نے یہ خواب جناب مرحوم سے بیان کیا لیکن اسکی تعبیر کسی کی سمجھ میں
نہ آئی البتہ کھانے پر انکی فاتحہ کردی گئی پھر کچھ مدت گذر گئی اور اس
خواب کو سب بھول ہی گئے جب دوسرے سفر میں جناب مرحوم مجھ
کو لیکر عراق تشریف لیگئے اور نجف پہونچے تو ایک روز مجھے
فرمایا کہ سید علی چلو تمہاری دادی کی قبر پر فاتحہ پڑھ آئیں چنانچہ
ہم لوگ وادی السلام پہونچے تو دیکھا کہ حکومت عراق نے درمیان وادی
السلام سے سڑک نکال دی ہے جسمیں بہت سی قبریں آگئی ہیں اسی
میں میری دادی مرحومہ کی قبر بھی مٹ گئی تھی آخر ہم لوگوں نے سڑک
کے پاس کھڑے ہوکر فاتحہ پڑھا اور جناب مرحوم نے فرمایا کہ یہ ہے

تمہاری والدہ کا خواب جو انہوں نے دیکھا تھا کہ والدہ کہہ رہی ہیں کہ ہم عراق میں ہیں
ہے کہ یہاں لوگ میرے سینے پر گھوڑے گاڑیاں چلا رہے ہیں — یہ سڑک بعد میں بند
کر دی گئی ہے اور اب سڑک وادی السلام کے باہر سے نکالی گئی ہے لیکن
جن قبروں کے نشان مٹ چکے تھے وہ دوبارہ پیدا نہ ہو سکے۔ ۷
جناب سید علی واجد صاحب ایڈوکیٹ فیض آبادی اپنے والد مرحوم کے انتقال کی تاریخ
میں ہمیشہ کھانے پر انکی فاتحہ دلاتے تھے ۱۹۴۲ء میں شیعہ ایجی ٹیشن کے
زمانے میں وہ بریلی جیل میں تھے اور انہیں تاریخ نذر و نیاز کا مطلق خیال
نہ تھا یہاں تک تاریخ گزر بھی گئی ایک روز انہوں نے اپنے والد کو خواب
میں دیکھا کہ گویا وہ زندہ ہیں اور مکان کے بیرونی حصہ میں تشریف رکھتے
ہیں یہاں تک کہ کھانے کا وقت آگیا وکیل صاحب نے کہا کہ چلئے کھانا کھائیے
انہوں نے جواب دیا کہ کھانا نہ کھاؤں گا میرے لئے شکر پارے کافی
ہیں اس خواب کے چند دنوں کے بعد انکے گھر سے خبر آئی کہ انکی نذر
کی تاریخ میں کھانے کا انتظام نہ ہو سکا لہذا صرف مجلس کر کے شکر پارے
تقسیم کر دیئے گئے تھے۔
بیرا تحصیل ضلع گونڈہ کا ایک لڑکا سید غلام محمد کے پاس رہتا ہے اور ع ۸
علم دین حاصل کرتا ہے ابھی چند ماہ ہوئے اسکے والد کا انتقال ہو گیا
انکے انتقال کے کچھ دنوں بعد اسکی ماں نے انکو خواب میں دیکھا کہ
وہ کہہ رہے ہیں کہ مکان کے فلاں حصہ میں چھپر میں اتنے پیسے میں
نے رکھے ہیں اسے نکال لو صبح کو جب انہوں نے جاکر تلاش کیا

تو اتنے ہی پیسے وہاں پر رکھے ہوئے ملے جتنا انہوں نے بتایا تھا حالانکہ
ان پیسوں کی کسی کو خبر نہ تھی یہ تینوں خواب حیات بعد موت کی بہت واضح دلیل ہیں

میں نے اپنی شدت علالت کے زمانے میں ایک شب خواب میں دیکھا کہ
میں ایک نئے شہر میں وارد ہوا ہوں جسکی عمارتیں یک منزلہ اور اکثر خام ہیں
لیکن ہندوستانی عمارتوں سے مختلف وضع کی ہیں گلیاں بہت چوڑی
اور صاف آبادی سب مومنین اور شیعوں کی ہے میرے ضمیر نے کہا کہ
یہ شہر حضرت صاحب الامر علیہ السلام ہے لیکن حضرت خود یہاں تشریف
نہیں رکھتے بلکہ حضرت کے نائب وہاں رہتے ہیں جنکے پاس حضرت سے
احکام و قوانین آتے رہتے ہیں ~~اور حضرت ایک~~ میں نے دیکھا کہ میں ایک
گلی کے سامنے ایک درخت کے نیچے کھڑا ہوں میرے سامنے ایک دوکان
ہے دوکان کے پہلو میں ایک مکان ہے جسمیں سے اٹھارہ بیس
سال کا ایک خوبصورت نوجوان لمبی قبا اور سر پر گول ٹوپی دیے ہوئے
نہایت متانت و وقار کے ساتھ نکلا اور میری طرف دیکھا اور کچھ دور
جاکر ایک دوسرے مکان میں داخل ہوگیا اس خواب کے کئی برس کے
بعد جب میں صحتیاب ہوا اور خدا نے یک بیک بغیر امید بغرض
تحصیل علم عراق جانے کا سامان کردیا تو میں نے سوچا کہ خراسان میں
حضرت غریب الغرباء امام رضا علیہ السلام کی زیارت کرتا ہوا عراق جاؤں
اور نجف اشرف میں تحصیل علم کروں غرض میں ہند سے روانہ ہوکر کوئٹہ
ہوتا ہوا خراسان پہنچا وہاں کی زیارت سے فرصت پانے کے بعد طہران ہوتا
ہوا قم پہنچا قم میں حضرت آقای بروجردی مدظلہ کی نظر عنایت سے

قیام و تحصیل علم کا سامان ہو گیا اور میں وہاں قم میں ٹھہر گیا تقریباً دو تین مہینہ
کے بعد ایک روز اپنے ایک ایرانی دوست کے ساتھ دریائے قم کے اس پار
ایک محلہ میں جانے کا اتفاق ہوا جیسے ہی میں ایک گلی کے سامنے پہونچا
مجھے اپنے آگے ایک درخت ایک دو کان کے سامنے نظر آیا میں وہیں کھڑا
ہو گیا اور سوچنے لگا کہ اس محلہ میں میں آچکا ہوں یک بیک یاد آیا کہ
کئی سال پہلے اس محلہ اس گلی اور درخت و دوکان وغیرہ کو خواب میں
دیکھا تھا اُس کے بعد مجھے اسی لباس اور وضع میں اسی شکل و صورت کے طلاب
و علماء وہاں نظر آئے غرض یہ کہ وہی شہر وہی لوگ وہی وضع و قطع وہی
تہذیب و تمدن جو میں نے خواب میں دیکھا تھا برسوں ایسی میں زندگی کرتا رہا
جس کے متعلق مجھے یقین ہے کہ جب میں اپنے وطن ضلع ساون میں بستر علالت
پر مایوس پڑا ہوا تھا خدا نے مجھے زندہ رہنے اور ایران جاکر تحصیل علم کرنے
کی بشارت دی تھی یہ خواب نہ تھا الہام الٰہی تھا۔

~~میں ۱۳۶۵ھ میں بغرض تبدیل آب و ہوا و تیاری گیا وہاں محلہ ... میں~~
~~اپنے ... بھائی جناب سید علی جواد صاحب پیشکار کے یہاں مہمان ہوا ایک روز~~
~~صبح کے وقت میں مکان کے باہر نیم کے درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا اور میرے پاس~~
~~جناب مولانا علی ... صاحب قبلہ بصیلپوری تشریف رکھتے تھے میرے جائے قیام کے آگے~~
~~تقریباً نصف فرلانگ تک میدان تھا اس کے بعد ریلوے اسٹیشن تھا روزانہ ڈاکیہ~~
~~وقت مقرر پر اسی اسٹیشن کی طرف سے آتا تھا اس روز بھی حسب معمول آتا ہوا نظر~~
~~آیا گردن میں چمڑے کا بیگ لٹکائے بائیں ہاتھ میں خطوط کی گڈی لیے~~
~~اور داہنے ہاتھ میں صرف ایک خط لیے آرہا تھا جب وہ تقریباً نصف میدان~~
~~طے کر چکا تو میں اپنے بھانجے ذکریا سے جو میرے پاس بیٹھا تھا کہا کہ~~

~~تو ذکر یا جاوے خواب دیکھا ہے یا تو میں والد الطاف ہے سے آؤ ذکر آیا گیا اور~~
~~ڈالا کہتے ہیں یا تو سے خط لیکر گھر سے سانپ لا کر رکھ دیا عمر والد مرحوم کا~~
~~عطا ہوا الطاف تھا مجھے تو اپنے ان الفاظ کی طرف توجہ نہیں ہوئی لیکن مولانا~~
~~علی صاحب نے اسے مخصوص سمجھا اور فرمایا کہ مولانا کہیں آپ نبوت کا~~
~~دعوی نہ کر بیٹھے گا میں ہنسا اور کہا کہ آج میں نے خواب میں دیکھا~~
~~کہ والد الطاف آئے ہیں~~

5 ضلع پٹنہ میں فتوحہ جنکشن سے چھ میل دور موضع کراتے پر سرائے کے
قریب ایک دولتمند تیلی رہتا تھا اسکا نام حسینی ساؤ تھا اسکی پیدائش
کا واقعہ یوں تھا کہ اسکا باپ ایک دولتمند آدمی تھا لیکن لاولد تھا ایک
روز وہ ندی کے پل پر شام کے وقت نہایت افسردہ اور خاموش
بیٹھا تھا اتفاقاً ادھر سے اسکے گاؤں کے ایک آدمی کا گذر ہوا اس نے
پوچھا کہ ساؤ جی کیا سوچ رہے ہو ساؤ جی نے کہا کہ یہ سوچ رہا ہوں کہ
ایشور نے ہم کو دولت تو دی لیکن کوئی کھانے والا نہیں دیا دوا اور دعا
سب کچھ کر کے تھک گیا لیکن کوئی نتیجہ نہ نکلا اسکے رفیق نے کہا کہ ساؤ جی
تم نے کبھی امام بابا سے بھی اولاد مانگی ساؤ جی نے کہا کہ نہیں اسنے کہا کہ ساؤ جی
دیکھو اب محرم قریب ہے ابکی داہا کے روز پالی چلو وہاں امام بابا سے
مانگو اولاد ملے گی چنانچہ محرم آیا اور وہ دونوں عاشور کی شب پالی
پہونچے دو شب بھر ساؤ جی عزاخانہ کے سامنے تعزیہ کے پاس کھڑے
رہے اور جو چاہا مانگا آخر شب میں انپر نیند غالب ہوئی وہ اسی مقام
پر بیٹھ گئے اور انکی آنکھ لگ گئی خواب میں دیکھا کہ بہت سے بچے ایک
مقام پر کھیل رہے ہیں اور ساؤ جی کھڑے انکے کھیل کا تماشہ دیکھ رہے

بس اتفاقاً ایک بزرگ گھو
ساؤ جی اس لڑکوں میں
اچھی شکل و صورت کا لڑکا
ہوئی اٹھنے کو تھا کہ کہو
کہا کہ جاؤ یا نگلنے چنانچہ
جو با شکل رشی شکل و صو
اسکا نام حسینی ساؤ رکھ
کرتے تھے اور مخالفین
ترک بھی کی اسی موق
ان چند مثالوں سے یہ ام
بی خواب میں دیکھتا ہے
زندگی سے مایوس مریض
یا موت کو دیکھتا ہے یا
~~صورت کا بچہ شکل انور~~
یا مثلاً میں نے ایران کے
حال کسی سے سنا تھا نہ
معاشرت سے با خبر
میں نظر آئی تھیں لہذا
ویسی ہی صورتوں کو دیکھتا
اور یہ مغالطہ یوں
اپنی جنون یا فرعون

بس اتفاقاً ایک بزرگ گھوڑے پر سوار تشریف لائے اور شاہ جی سے کہا کہ
شاہ جی ان لڑکوں میں سے جو لڑکا پسند ہو لے لو شاہ جی نے ایک
اچھی شکل وصورت کا لڑکا پسند کر لیا بس آنکھ کھل گئی صبح کو رفیق سے ملاقات
ہوئی / بیٹے کو پوچھا کہ کیوں شاہ جی کیا ہوا شاہ جی نے اپنا خواب بیان کر دیا اُسی نے
کہا کہ جاؤ پا گئے چنانچہ سال تمام نہ ہوتے ہوتے شاہ جی کے یہاں بچہ پیدا ہوا
جو بالکل اسی شکل وصورت کا تھا جو انہوں نے خواب میں دیکھی تھی شاہ جی
اسکا نام حسینی شاہ رکھا حسینی شاہ تمام عمر بڑے بلند پیمانے پر عزاداری
کرتے تھے اور مخالفین عزاداری کی انتہائی کوشش کے باوجود انہوں نے عزاداری
ترک نہیں کی ——— اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سچے خوابوں کی دو ایک مثالیں اور بھی پیش کر دوں
ان چند مثالوں سے یہ امر واضح ہو گیا کہ انسان ایسے نتائج اور ایسی مخصوص صورتوں کو
بھی خواب میں دیکھتا ہے جنکا اسوقت تک دنیا میں وجود ہی نہیں ہوتا مثلاً ایک بالکل
زندگی سے مایوس مریض اپنی صحت کو یا بالکل تندرست اور صحتمند انسان اپنی بیماری
یا موت کو دیکھتا ہے یا مثلاً حسینی شاہ نے ایک ایسے بچہ کو خواب میں دیکھا جس
صورت کا بچہ نہ کبھی انہوں نے دنیا میں دیکھا تھا نہ اسکے وجود ہی کی کوئی امید تھی
یا مثلاً میں نے ایران کے شہر قم کے ایک محلہ کو دیکھا جبکہ نہ تو میں نے شہر قم کا
حال کسی سے سنا تھا نہ اسکا تصور تھا نہ کبھی جانے کی امید تھی نہ وہاں کے تمدن و
معاشرت سے باخبر تھا لیکن یہ کل باتیں بالکل اسی طرح ظاہر ہوئیں جسطرح خواب
میں نظر آئی تھیں (اور اسی کو سچے خواب کہتے ہیں) لہذا یہ کہنا بالکل غلط اور دھوکہ ہے کہ انسان خواب میں ہمیشہ
وہی چیزوں کو دیکھتا ہے جنکو دنیا میں دیکھ چکا ہے ۔
اور یہ مغالطہ یوں ہوتا ہے کہ انسان عموماً جن شکلوں کو خواب میں دیکھتا ہے وہ
ایسی جنسوں یا نوعوں کی فرد ہوتی ہیں جنکا وجود دنیا میں ہوتا ہے مثلاً

انسان حیوان درخت مکانات وغیرہ اسی طرح جن نتائج کو دیکھتا ہے وہ بھی وہی
ہوتے ہیں جو دنیا میں رونما ہوتے رہتے ہیں مثلاً فتح و شکست صحت و مرض
موت و حیات دولت و فقر اور ایسی صورتوں یا ایسے نتائج کو نہیں دیکھتا جنکا دنیا
میں وجود ہی نہ ہوتا ہو جو عقل و تصور سے دور ہوں لہٰذا یہی ہے کم علم اور
سطحی نگاہ رکھنے والوں کو یہ دھوکہ ہوتا ہے کہ انسان کے خواب افکار و خیالات
کا نتیجہ ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ صورتیں دو طرح کی ہوتی ہیں ایک نوعی جو
نوع کے کل افراد کے اندر مشترک ہوتی ہیں مثلاً عام انسانوں کی شکل دو ہاتھ
دو پاؤں سر گردن سیدھا قد چوڑے ناخن کھلی کھال وغیرہ یہ شکل حضرت
آدم سے لیکر قیامت تک پیدا ہونے والے تمام انسانوں کے اندر مشترک ہے
اسی طرح گھوڑے کی شکل ہاتھی کی شکل وغیرہ دوسری صورت شخصی ہوتی
~~[illegible]~~ جو ایک فرد کو دوسرے فرد سے ممتاز
کرتی ہے جسکے ذریعہ سے آپ ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اپنے بچے کو
دوسرے کے بچے سے تمیز دیتے ہیں جب زید کی صورت عمر کی صورت خالد
کی صورت یہ صورت ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہوتی ہے اور یہ کمال
قدرت پروردگار کی ایک عظیم الشان دلیل ہے دنیا کا بڑا ایک باکمال مصور
اگر ایک بالشت لمبی اور ایک بالشت چوڑی سطح کے اوپر مختلف شکل و صورت
کی خیالی تصویریں یا نقش و نگار بنانے بیٹھے تو بس بیس ۲۰ پچیس ۲۵ پچاس ۵۰
شکلوں کے بعد پھر پھر کر وہی بنائی ہوئی شکلیں مکرر بننے لگیں گی اور فرق
و امتیاز ختم ہو کر تصویروں میں یکسانیت پیدا ہو جانے گی لیکن یہ کمال صنعت
پروردگار ہے کہ دنیا میں اربوں انسان اسنے خلق فرمائے لیکن ایک کی
صورت دوسرے سے نہیں ملتی ایسے انسان دنیا میں پائے جاتے ہیں جنکی صورتیں بہت

بہت زیادہ ایک دوسرے سے مشابہ ہوتی ہیں لیکن اگر ان دونوں کو ایک مقام پر ایک
ساتھ کھڑا کر دیجیے تو انکی شکلوں میں بھی فرق نظر آنے لگا اور اگر خدا نے یہ نظام نہ
رکھا ہوتا تو انسانی نظام زندگی الٹ پلٹ ہو جاتا باپ بیٹا عزیز اقربا دوست احباب
قرضدار قرض خواہ مجرم قاتل کسی کا بھی پتہ نہ ملتا اور چہرہ تو بڑی چیز ہے
اس خالق نے ایک انچ کی جگہ یعنی انسان کے انگوٹھے کی ایک پور میں جو نقش
بنائے ہیں ہر ایک کا نشان دوسرے کے انگوٹھے کے نشان سے نہیں ملتا ہے
اسی طرح سے انسان کے حالات اور اسکے افعال کے نتائج اور اسکے مقاصد کچھ تو عام ہیں
جو تمام نوع انسانی میں اشتراک ہیں جیسے صحت و مرض کامیابی ناکامیابی فتح و شکست
وغیرہ اور کچھ خاص ہیں جو ایک میں پائے جاتے ہیں اور دوسرے میں نہیں جیسے کسی خاص
مرض سے کسی کا صحتیاب ہونا یا کسی کا کسی مخصوص مرض میں مبتلا ہو جانا یا کسی
خاص کوشش و مقصد میں کسی کا کامیاب ہو جانا یا کسی کا ناکام رہنا وغیرہ
اس تمہید کے بعد اب یہ عرض کرنا ہے کہ انسان کے سچے خواب بیشک ایسی چیزوں سے
اثر محدود ہوتے ہیں جنکا دنیا میں وجود ہوتا ہے ورنہ اگر دنیا میں کوئی شخص کوئی ایسی
چیز کو خواب میں دیکھے جسکا کبھی دنیا میں وجود ہوا نہ ہو سکتا ہے تو وہ خواب سچا
نہیں ہو سکتا کیونکہ سچا خواب تو وہ ہے جسکی تعبیر دنیا میں ظاہر ہو مثلاً ایک مریض اپنی
صحت کو یا ایک لاولد اپنے یہاں اولاد پیدا ہونے کو یا ایک بکریاں چرانے والا دیہاتی
اپنے بادشاہ ہونے کو خواب میں دیکھتا ہے اور یہ باتیں بعینہٖ ظاہر ہو جاتی
ہیں جھوٹے خواب اکثر ایسی ہی چیزوں سے متعلق ہوتے ہیں جنکا کوئی حقیقت نہیں
ہوتی چنانچہ وہ لوگ جو مالیخولیا و جنون یا دیگر امراض میں مبتلا ہوتے ہیں یا جو روحانی
کمزوریوں میں مبتلا ہوتے ہیں وہ زیادہ تر ایسے ہی خواب دیکھتے ہیں کوئی عرش کی
سیر کرتا ہے جبرئیل امین سے ملاقات کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے ہاتھ ملاتا ہے کوئی

حضرت امام جعفر صادق ؑ سے کسی نے سوال کیا کہ کیا
سبب ہے کہ مومن کبھی تو خواب دیکھتا ہے اور اسکا اثر
ظاہر ہوتا ہے اور کبھی ظاہر نہیں ہوتا حضرت نے فرمایا کہ جب
مومن سوتا ہے تو اسکی روح آسمان کی طرف جاتی ہے پس
وہ روح جو کچھ ملکوت آسمان میں دیکھتی ہے وہ حق ہوتا
ہے اور جو کچھ زمین اور فضا میں دیکھتی ہے وہ خواب پریشان
ہیں راوی نے پوچھا کہ آیا اسکی روح کل کی کل آسمان
پر چلی جاتی ہے اور کچھ بھی باقی نہیں رہتی فرمایا کہ اگر
ایسا ہو تو وہ مر جائے بلکہ اسکی مثال آفتاب کی سی ہوتی
ہے کہ وہ آسمان پر ہوتا ہے اور اسکی شعاعیں زمین
پر ہوتی ہے اسی طرح روح کی اصل بدن میں
ہوتی ہے لیکن اسکا پرتو آسمان تک پہونچتا ہے
حلیۃ المتقین فصل ۹

چنانچہ ڈاکٹر غلام جیلانی اپنی کتاب مخزن الحکمت میں مرض جنون کے عام علامات
کے بیان میں لکھتے ہیں کہ خیالات پریشان ہوتے ہیں راتوں کو نیند نہیں آتی
پریشان خوابوں سے چونک اٹھتا ہے کبھی مریض باوجود بعض اشیاء کی اصلیت
سے ناواقف ہونے کے انکی ماہیت پر قیاس باطل دوڑاتا ہے کبھی حالت
بیداری میں ایسے خواب کی سی کیفیت محسوس ہوتی ہے ص ۹۷

لہٰذا اولاً تو یہ کہنا ہی غلط ہے کہ انسان ہمیشہ انہی چیزوں کو خواب میں دیکھتا ہے
جنکو دنیا میں دیکھ چکا ہے کیونکہ بہت سے لوگ ایسی چیزوں کو خواب میں دیکھتے ہیں
جنکی کوئی حقیقت ہی نہیں ہوتی جیسے اکثر دیوانوں کے خواب

لیکن اگر مان بھی لیا جائے کہ انسان عموماً انہی چیزوں کو خواب میں دیکھتا ہے
جو دنیا کے موجودات سے مشابہت و علاقہ رکھتی ہیں جب بھی ماننا پڑے گا
کہ بسا اوقات آدمی کسی شخص کو یا ایسی شکل یا ایسی حالت اور ایسے نتائج کو
خواب میں دیکھتے ہیں جنکا اس وقت تک دنیا میں وجود نہیں ہوتا بلکہ خواب
کے بعد انکا وجود ہوتا ہے اور بالکل اسی خواب کے مطابق وجود ہوتا
ہے اور یہی سچے خواب کی تعریف ہے

واضح ہو کہ مومن کا سچا خواب ایک اشراق روحانی بلکہ بمنزلہ الہام ہے
جب وہ حقیقت تک مادی نگاہیں نہیں پہونچ سکتیں حضرت سرور
کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مومن کا خواب نبوت

رؤیا المومن جزء من سبعة وسبعين جزء من النبوة۔	کے ستہتر جزوں میں کا ایک جزو ہے
قال ص رؤيا المؤمن تجری مجری کلام تکلم به الرب ۔ کنز الفوائد کراچی ج	حضرت نے فرمایا کہ مومن کا خواب بمنزلہ اسکے ہے کہ گویا اسنے خدا سے گفتگو کی ہے کنز الفوائد کراچی"

عن الائمہ علیہم السلام ان رویا المومن صحیحۃ لان — ائمہ علیہم السلام سے مروی ہے کہ مومن کا خواب صحیح ہے
نفسہ طیبۃ و یقینہ صحیح و تخرج فتتلقی من — کیونکہ نفس اسکا پاک ہے اور یقین اسکا درست ہے
الملائکہ فہی وحی من اللہ تعالٰی و قال انقطع — اسکی روح نکلتی ہے اور ملائکہ سے ملاقات کرتی ہے
الوحی و بقی المبشرات الا وھی نوم الصالحین — پس مومن کے خواب بمنزلہ وحی خدا کے ہیں اور فرمایا
و الصالحات — (جامع الاخبار نقل ۱۳۶ بحار الروح) حضرت نے کہ وحی کا سلسلہ تو قطع ہو چکا ہے لیکن
بشارتیں باقی ہیں اور آگاہ ہو جاؤ کہ وہ خدا
کے نیک بندوں کے خواب ہیں

واضح ہو کہ خواب کی کئی قسمیں ہیں — ۱ قسم حدیث نفس ہے یعنی انسان جسکی خاص
فکر میں مبتلا ہوتا ہے اور اس فکر میں طول ہو جاتا ہے ہو کہ افکار اسکے نفس میں
راسخ ہو جاتے ہیں پس جب وہ سو جاتا ہے تو وہی افکار اسکے تخیلات کو پریشان کرتے
ہیں اور ایسے افکار اکثر ان لوگوں کو خواب میں پریشان کرتے ہیں جو ضعف قلب اور گندگی
نفس میں مبتلا ہوتے ہیں انکی روح اپنے مقصد اور نتیجہ فکر کی تلاش سے متحیر اور
پریشان ہوتی ہے لیکن چونکہ عالم قدس سے اسکا رابطہ نہیں ہوتا اسلئے صحیح نتائج اسپر
ظاہر نہیں ہوتے — وہ خواب بیہودہ ہوتا ہے
دوسری قسم یہ ہے کہ جب کسی کو مرض سوداوی یا صفراوی یا بلغمی عارض ہوتا ہے تو وہ
عجیب خواب دیکھتا ہے مثلاً سوداوی امراض والے اپنے آپ کو ہوا میں اڑتا ہوا
دیکھتے ہیں ملائکہ سے باتیں کرتے دیکھتے ہیں یہاں تک کہ جب اسکی زیادتی ہو جاتی ہے
تو وہ عالم بیداری میں بھی طرح طرح کی صورتیں دیکھتے ہیں اور اکثر ایسے لوگ نبوت و امامت

کا جھوٹا دعوی بھی کر بیٹھتے ہیں لیکن کچھ ہی دنوں کے بعد انکے دعوی کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے
اور یہ ایک قسم جنون کی ہے اور جنلوگوں پر صفرا غالب ہوتا ہے وہ اکثر دیکھتے ہیں کہ یاؤں
پھیلا اور اگر بڑھے اور اسی طرح سے مختلف امراض میں مختلف قسم کے خواب نظر آتے ہیں
جنکی تفصیل کتب طب میں ~~بالتفصیل~~ مرقوم ہے اور اسکا سبب یہ ہوتا ہے کہ جس قسم کا مادہ جسم
میں غالب ہوتا ہے اسی قسم کے بخارات معدہ سے اڑ کر دماغ تک پہونچتے ہیں اور
اور انکا اثر دل و دماغ پر پڑتا ہے جسکی وجہ سے خیالات پریشان ہوتے ہیں
اور یہی دو قسمیں ہیں جنتک حکماء اور فلاسفہ کی رسائی ہے اسی لئے مادیین
نے انسان کے خوابوں کو انہیں دو قسموں میں منحصر کر دیا ہے ۔
تیسری قسم خواب کی وسوسہ شیاطین ہے جو لوگ بہت زیادہ گناہوں میں
آلودہ ہوتے ہیں نجاستوں اور گندگیوں میں پڑے رہتے ہیں عالم بیداری ہو یا
خواب ہر وقت شیاطین انہیں گھیرے رہتے ہیں اور طرح طرح کے جھوٹے
خیالات اور آرزوؤں میں انہیں مبتلا رکھتے ہیں اور عالم بیداری و خواب میں
انکو طرح طرح کے خیالات و وسوسوں میں مبتلا کرتے ہیں اور باطل خیالات اور
اوہام کو بذریعہ اشراق نفوس انسانی پر پیش کرتے ہیں اور اشراق
کا طریقہ کچھ شیاطین جن ہی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ بہت سے ریاضت
باطلہ کرنے والے انسان بھی اس فن میں ماہر ہو جاتے ہیں اور مستضعفین
اور کمزور عقیدہ رکھنے والے لوگوں کو اپنے کرتب کے تماشے دکھا کر
اپنا گرویدہ بنا لیتے اور انہیں راہ راست سے بھٹکا کر خدا کے عذاب
الیم کا مستحق بنا دیتے ہیں یونانی حکماء اشراق اس فن کے بڑے
ماہر تھے جوگیوں نے بھی اسمیں بڑا کمال حاصل کیا چونکہ تسخیر قلوب
انسانی اور ریاست روحانی ایک ایسی لذت ہے جسکے مقابلہ میں دنیا کی ہر

وت ہیچ ہے یہانتک کہ تخت وتاج کی بھی اسکے مقابلے میں کوئی حقیقت نہیں
نیا کی جو لذتیں اس صورت سے حاصل ہوجاتی ہیں بڑے بڑے شاہان عالم کو نصیب نہیں
وفیوں اور جوگیوں کے حالات سے خبر رکھنے والے اسے خوب جانتے ہیں اسی بنا پر
خدا کے سادہ اور مکمل دین اسلام میں بھی یہ مرض رفتہ رفتہ سرایت کر گیا اور
بہت سے فرق اسلام نے اس کو اپنے مذہب کا اہم ترین جزو بنا لیا اور قرآن
واحادیث رسول میں تاویل وتحریف کر کے اسکے جواز کی سند بھی حاصل کرلی حالانکہ
دین اسلام اس قسم کی مکاریوں اور شعبدہ بازیوں کا سخت ترین دشمن ہے اور
ایسے کام کرنے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتا ہے اسلام نے اسی فتنہ
کو روکنے کیلئے علم نجوم - رمل - جفر - مسمریزم - کہانت - سحر - ٹونا ٹوٹکے -
جن وشیاطین کا تابع کرنا رہبانیت وغیرہ کو قطعا حرام قرار دیا ہے
اور توضیح اسکی یہ ہے کہ خداوند عالم نے نفس انسانی کو جس کو انسان (میں) کی
لفظ سے تعبیر کرتا ہے جوہر لطیف سے عالم قدس میں خلق فرمایا اور اسمیں بڑی
صلاحیتیں اور قوتیں ودیعت فرمائیں کسب کمالات وارتقائی منزلوں میں اگر وہ
خدا ورسول کی بتائی ہوئی ایمان وعمل کے صحیح راہ پر چلے اور باطل عقائد اور
معصیت پروردگار سے اپنے آپ کو بچائے تو مخدوم ملائکہ اور مظہر جمال وجلال
پروردگار بن سکتا ہے اور اسکی منزلت کو خدا کی کوئی دوسری مخلوق نہیں پہونچ سکتی
لیکن یہ بڑی دشوار گذار منزل ہے پیروں کی شعبدہ بازیوں سے دھوکہ نہ کھانا چاہئے
لیکن انسان جب اس راہ سے بھٹکتا ہے اور محبت دنیا میں گرفتار ہوتا ہے تو کچھ
لوگ تو خالص تعلقات جسمانی وعلائق مادی میں اسیر ہوکر رہ جاتے ہیں یعنی کھانا
پینا مال دنیا حاصل کرنا اونچے اونچے مکانات بنانا اسی کو اپنا مال وجود سمجھ
لیتے ہیں اور آخرت سے غافل ہوجاتے ہیں ایسے لوگوں کی روح رفتہ رفتہ

تاریک اور مردہ ہو جاتی ہے بجز اسکے کہ وہ چلتا پھرتا ہے اور دو دو نا چار اور
تین دونا چھ کون بیٹا ہے اسکے نفس و روح میں کوئی بات نظر نہیں آتی

اور کچھ ہوا و ہوس کے بندے ریاست روحانیہ کا بزرگ ترین منصب حاصل کرنے کے
شوق میں بظاہر ترک علائق دنیا کر کے غلط اور باطل ریاضتیں کرنا شروع کرتے
ہیں کچھ شعبدے سحر و جادو سیکھتے ہیں چنانچہ نفس انسانی میں جو قوتیں خدا
نے ودیعت فرمائی ہیں وہ کسی نہ کسی صورت میں ظاہر ہو کر رہتی ہیں بندہ
اسے کچھ ایسی باتیں مل جاتی ہیں جسے عام انسان دیکھ کر حیرت میں پڑ
جاتے ہیں اور اسی کو ولی اللہ اور خدا کا اوتار یا خود سمجھنے لگتے ہیں اور
اسکی شعبدہ بازیوں کو اسکی کرامات شمار کرتے ہیں اور یہی اصل ریاضت
کرنے والے کا اصل مقصد ہوتا ہے خدا اپنے بندوں کو اس فتنہ سے بچائے
یہ بڑا عظیم ترین فتنہ ہے اور ہوس والی و دنیا طلبی کا خطرناک ترین راستہ
ہے خلاصہ یہ ہے کہ خدا اور رسول کا بتایا ہوا صحیح راستہ ترک کرتے جو راستہ بھی
گناہوں کا اختیار کیا جائے روح انسانی میں ایک ظلمت و تاریکی پیدا
ہو جاتی ہے اور اسپر شیاطین کا غلبہ و تسلط بڑھتا جاتا ہے شکوک
و شبہات اور باطل کی راہیں کھلتی جاتی ہیں اور خیر و سعادت اور حقائق
کے دروازے اسپر بند ہوتے جاتے ہیں اسلئے کہ روحانی گندگی کی بناپر اسکو
عالم قدس سے دوری ہوتی جاتی ہے ملائکہ اس سے دور ہو جاتے ہیں
خداوند عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ والذین کفروا اولیاءھم الطاغوت
یخرجونھم من النور الی الظلمات اولئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون ۵
یعنی جن لوگوں نے کفر اختیار کیا انکے دوست شیاطین ہیں جو انکو نور

اور بیا طینی اعمال [illegible] سے [illegible] ہیں

سے نکال کر ظلمت کی طرف لے
سورہ بقرہ آیت ۲۵۴ اور سو
ذکر الرحمن نقیض لہ شیط
الخم لیصدون ویحسبون اذا ج
القرین ۵ زخرف پارہ ۲۵
شیطان کو مقرر کر دیتے
ساتھ لیکر داخل جہنم ہوگا)
گمان کرتے ہیں کہ وہ سیدھ
(اور اپنا برا انجام دیکھے گا)
مشرق و مغرب کی دوری ہو
ہے کہ شیاطین جو دنیا میں
عالم برزخ میں بھی ساتھ
اسی کو لیکر داخل جہنم ہو
کی تکلیفوں سے پہلے
شیاطین عالم بیداری میں ا
وارد کیا کرتے ہیں حضرت
آلودہ رہتا ہے وہ یاد خدا
نہ کرے جنکی اطاعت کا
کو مقرر کر دیتا ہے جو ہمیشہ

سے نکال کر ظلمت کی طرف لیجاتے ہیں یہی لوگ اہل جہنم ہیں جو اسمیں ہمیشہ رہینگے (پارہ ۳
سورہ بقرہ آیت ۲۵۴) اور سورہ زخرف میں ارشاد فرماتا ہے کہ ومن یعش عن
ذکر الرحمن نقیض لہ شیطانا فھو لہ قرین وانھم لیصدونھم عن السبیل ویحسبون
انھم مھتدون حتیٰ اذا جاءنا قال یالیت بینی وبینک بعد المشرقین فبئس
القرین ۵ زخرف پارہ ۲۵ آیت ۳۶ یعنی جو ذکر خدا سے غافل رہتا ہے ہم اسپر ایک
شیطان کو مقرر کر دیتے ہیں جو اسکے ساتھ رہا کرتا ہے (یہانتک اسکو اپنے
ساتھ لیکر داخل جہنم ہوگا) اور وہ انکو سیدھی راہ سے بھٹکا دیتا ہے حالانکہ وہ
گمان کرتے ہیں کہ وہ سیدھی راہ پر باقی ہیں یہانتک جب وہ میرے پاس آئیگا
(اور اپنا برا انجام دیکھے گا) تو کہے گا کہ اے کاش میرے اور تیرے درمیان میں
مشرق و مغرب کی دوری ہوتی تو تو بڑا برا ساتھی ہے - اس آیت سے معلوم ہوتا
ہے کہ شیاطین جو دنیا میں برے لوگوں کے ساتھ لگتے ہیں تو وہ مرنے کے بعد
عالم برزخ میں بھی ساتھ رہتے ہیں اور میدان محشر میں بھی ساتھ رہینگے یہانتک کہ
اس کو لیکر داخل جہنم ہوں اور وہ اسے ایسی اذیتیں پہونچائیگے کہ وہ جہنم
کی تکلیفوں سے پہلے اسکی شکایت کریگا اور اس سے دوری چاہیگا -
شیاطین عالم بیداری میں اور عالم خواب میں اپنے دوستوں پر اپنے باطل خیالات
وارد کیا کرتے ہیں حضرت امیر المومنین ؑ سے روایت ہے کہ جو شخص گناہوں میں
آلودہ رہتا ہے وہ یاد خدا سے اندھا ہوجاتا ہے اور جو شخص انلوگوں کی اطاعت
نہ کرے جنکی اطاعت کا خدا نے حکم دیا ہے تو خداوند عالم اس پر ایک شیطان
کو مقرر کر دیتا ہے جو ہمیشہ اسکے ساتھ رہتا ہے زاہدوں میں سے ایک شخص نے

بیان کیا کہ مجھ سے اور ایک مومن جن سے دوستی تھی ایک مرتبہ ہم دونوں ایک مسجد میں بیٹھے تھے
اور بھی کچھ لوگ مسجد میں موجود تھے جنمیں سے کچھ سو رہے تھے اور کچھ بیدار تھے اس جن نے
مجھ سے پوچھا کہ آپ ان انسانوں کو کس عالم میں دیکھ رہے ہیں میں نے کہا کہ کچھ لوگوں
کو سوتا ہوا اور کچھ لوگوں کو بیدار دیکھ رہا ہوں اسنے کہا کہ جو کچھ ان لوگوں کے سروں پر
ہے اسکو بھی دیکھ رہے ہیں میں نے کہا کہ نہیں چنانچہ اسنے میری آنکھوں پر ہاتھ
پھیرا تو میں نے دیکھا کہ ہر ایک کے سر پر ایک کوا بیٹھا ہے بعض کوّے تو اپنے
دونوں پروں سے اسکی دونوں آنکھوں کو چھپائے ہوئے ہیں جن کے سر پر بیٹھے
ہیں اور بعض کچھ چھپاتے ہیں کبھی پروں کو اٹھا لیتے ہیں میں نے اس جن سے
پوچھا کہ یہ کیا ہے اس نے کہا کہ یہ شیاطین ہیں جو انکے سروں پر بیٹھے ہیں
اور جو شخص جسقدر خدا سے غافل ہے اسی قدر انہوں نے اسپر قبضہ کر رکھا ہے
تفسیر (عمدۃ البیان پارہ ۲۵ سورہ زخرف)

اور امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ ایک شیطان ہے جس کا نام ہزع ہے وہ
ہر شب مشرق سے مغرب تک سیر کرتا ہے اور لوگوں کے خواب میں آتا ہے
اسی وجہ سے لوگ خوابہائے پریشان دیکھتے ہیں۔ اور امام جعفر صادقؑ سے
کسی نے سوال کیا کہ کیا سبب ہے کہ مومن کبھی تو خواب دیکھتا ہے اور اسکا
اثر ظاہر ہوتا ہے اور کبھی ظاہر نہیں ہوتا حضرت نے فرمایا کہ جب مومن سوتا ہے
تو اسکی روح آسمان کی طرف جاتی ہے پس وہ ملکوت آسمان میں جو کچھ دیکھتی
ہے وہ حق ہوتا ہے اور جو کچھ زمین اور فضا میں دیکھتی ہے وہ خواب پریشان ہیں
راوی نے پوچھا کہ آیا روح کل کی کل آسمان پر چلی جاتی ہے اور کچھ بھی باقی نہیں
رہتی فرمایا کہ اگر ایسا ہو تو وہ مر جائے بلکہ اسکی مثال آفتاب جیسی ہوتی ہے کہ

وہ خود تو آسمان پر ہوتا
ہوں میں ہوتی ہے لیکن ا
اور ابن عباس سے اور امام
جسم میں دو چیزیں ہوتی ہیں
چیزیں مجتمع رہتی ہیں اور
جب انسان سوتا ہے تو
چھوڑ کر آسمان کی طرف
رہتا ہے جیسے آفتاب
اور اگر ایسا نہ ہو تو انسا
آسمان و زمین سے درمیا
(کیونکہ اس کو شیاطین
پیش کرتے ہیں) اور
ہیں اور تعبیر رکھتے ہیں
کی روایتیں معصومین علیہم
چوتھی قسم رویائے ما
مادی کثافتوں سے پاک
یہ پاک و پاکیزہ ہے
لگتے ہم انہیں [illegible]
ہم سے دور اور بہت دور ہا
کو یوں مشاہدہ کرتے ہیں

وہ خود تو آسمان پر ہوتا ہے اور اسکی شعاعیں میں پر ہوتی ہیں اسی طرح روح کی اصل
بدن میں ہوتی ہے لیکن اسکا پرتو آسمان تک جاتا ہے (حلیۃ المتقین فصل ۹
اور ابن عباس سے اور امام محمد باقر ع سے روایتیں ہیں جنکا خلاصہ یہ ہے کہ انسان کے
جسم میں دو چیزیں ہوتی ہیں ایک روح دوسرے نفس عالم بیداری میں یہ دونوں
چیزیں مجتمع رہتی ہیں اور مرنے کے بعد یہ دونوں جسم سے جدا ہو جاتی ہیں لیکن
جب انسان سوتا ہے تو روح تو جسم میں موجود رہتی ہے لیکن اسکا نفس جسم کو
چھوڑ کر آسمان کی طرف جاتا ہے لیکن جسم سے اسکا تعلق اسی طرح باقی
رہتا ہے جسطرح آفتاب کی شعاع کا جو آفتاب سے نکل کر زمین تک آتی ہے
اور اگر ایسا نہ ہو تو انسان کو موت آجائے پس نفس انسانی (عالم خواب میں)
آسمان و زمین کے درمیان میں جو کچھ دیکھتا ہے وہ جھوٹے خواب ہوتے ہیں
(کیونکہ اس کو شیاطین پریشان کرتے ہیں اور طرح طرح کی تصویریں اسکے سامنے
پیش کرتے ہیں) اور جو کچھ آسمان کے اوپر دیکھتا ہے وہ سچے خواب ہوتے
ہیں اور تعبیر رکھتے ہیں (بحار الانوار جلد ۱۴ باب حقیقت روح) اس مضمون
کی روایتیں معصومین علیہم السلام سے کثرت سے مروی ہیں
چوتھی قسم رویائے صادقہ یعنی سچے خواب ہیں وہ مقربان الہی جنکی روحیں
مادی کثافتوں سے پاک - جنکا یقین کامل اور ایمان محکم ہے جنکا ظاہر و باطن
یکساں پاک و پاکیزہ ہے انکے افکار و خیالات ~~بھی بھٹک کر کبھی غلط راہ پر نہیں~~
~~لگتے~~ ہم انہیں ظاہراً اپنے جیسا اور اپنے درمیان میں دیکھتے ہیں لیکن وہ درحقیقت
ہم سے دور اور بہت دور ہیں انکی روحیں عالم قدس سے رابطہ رکھتی ہیں وہ عالم آخرت
کو یوں مشاہدہ کرتے ہیں جیسے ہماری آنکھیں دنیا کو دیکھتی ہیں اور وہ دنیا سے یوں دور ہیں

ہے شیطان کے تسلط سے بھی بری

جیسے ہم آخرت سے دور ہیں وہ ہمیشہ ملائکہ سے مشغول مکالمہ ہیں دنیا کے علائق اور گناہوں کی لذت نے انہیں الجھا کر عالم بالا سے غافل نہیں کیا ہے انپر ہمیشہ فیوض ربانی کی بارش ہوتی رہتی ہے عالم خواب میں انکی روحیں ملکوت آسمان کی سیر کرتی ہیں اور پروردگار عالم اپنی مصلحت کے مطابق انکو اکثر باتوں سے بشارت دیتا ہے انکے خواب ~~بھی جھوٹے نہیں ہوتے~~ اکثر سچے ہوا کرتے ہیں کیونکہ ایسے لوگوں تک شیاطین کا گذر نہیں ہوتا ایسے ہی لوگوں کے متعلق خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ الذین آمنوا وکانوا یتقون لھم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور پرہیزگار رہے انکے لئے زندگانی دنیا میں اور آخرت میں بشارتیں ہیں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بشارت دنیا سے مومن کا وہ خواب مقصود ہے جو وہ دیکھتا ہے اور خوش ہوتا ہے۔ شیخ سدید وفاضل عمید متکلم وحید علامہ شیخ مفید رح نے جنکا انتقال ۴۱۳ھ میں ہوا ایک شب خواب میں دیکھا کہ بغداد میں مسجد کرخ میں تشریف رکھتے ہیں کہ جناب صدیقہ طاہرہ بتول عذرا حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام کی انگلی پکڑے ہوئے تشریف لائیں اور فرمایا کہ اے شیخ ان دونوں بچوں کو علم فقہ پڑھاؤ جناب شیخ مفید رح جب بیدار ہوئے تو متفکر ہوئے کہ اس خواب کا کیا مطلب ہے میری کیا ہستی ہے کہ معصومین علیہم السلام کو پڑھاؤں حالانکہ یہ خواب شیطانی نہیں ہے کیونکہ شیطان ان حضرات کی صورت اختیار نہیں کر سکتا غرض یہ کہ صبح کو جناب شیخ مفید رح مسجد کرخ میں تشریف لے گئے اور ابھی بیٹھے ہی تھے کہ ناگاہ دیکھا کہ والدہ ماجدہ جناب سید مرتضیٰ علم الہدیٰ رح جنکا نام فاطمہ تھا اور حضرت امام

زین العابدین علیہ السلام کی نسل سے تھیں اپنے دونوں بچوں جناب سید مرتضیٰ رح
اور جناب سید رضی رح جامع نہج البلاغہ کا ہاتھ پکڑے تشریف لائیں اور فرمایا کہ اے
شیخ ان دونوں بچوں کو علم فقہ پڑھاؤ اسوقت جناب شیخ مفید رح اپنے خواب کی تعبیر کو
سمجھے اور دونوں بچوں کو کمال احترام و شفقت سے پڑھانا شروع کیا یہاں تک کہ
دونوں بچے افق عالم پر آفتاب و ماہتاب علم بنکر چمکے جنکے نور علماء اسلام نے
کسب ضیا کیا۔ (قصص العلماء بیان احوال شیخ مفید رح)
ایک گروہ انسانوں کا ایسا ہے جو کبھی تو علائق دنیا اور گناہوں میں آلودہ ہوکر
خدا سے بالکل غافل ہوجاتا ہے اور فسق و فجور میں مبتلا ہوجاتا ہے لیکن کبھی جب
غفلت چونکتا ہے اور خوف خدا اسپر غالب آتا ہے تو اپنے نفس کو ملامت
کرتا ہے اپنے گناہوں پر شرمندہ ہوتا ہے خدا سے استغفار اور توبہ کرتا ہے
اور توبہ و پشیمانی سے اپنے نفس و روح کی طہارت کرتا ہے ایسے لوگ جب
گناہوں میں آلودہ رہتے ہیں اور انپر شیاطین کا تسلط ہوتا ہے تو جھوٹے
اور خوابہائے پریشان دیکھتے ہیں لیکن جب خدا کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور
نفس انکا عالم خواب میں آسمانوں تک پہونچتا ہے تو سچے خواب بھی دیکھتے
ہیں اس پوری تحریر سے یہ بات واضح ہوئی کہ سچے خواب دیکھنے کیلئے چند
شرائط ہیں جنکے بغیر خواب سچے نہیں ہوسکتے۔ نجاست ظاھری و باطنی۔ گناہوں میں
آلودگی۔ شدید خوف و ہراس۔ سخت امراض۔ معدہ کا غذا سے پر ہونا۔ برے
عقائد و خیالات وغیرہ سے پاک ہونا۔ نیز انکے نصف سے پہلے کے خواب بھی عموماً
جھوٹے ہوتے ہیں کیونکہ اولاً تو معدہ غذا سے پر ہوتا ہے پھر یہ کہ بیداری سے خیالات
و افکار دماغ میں موجود رہتے ہیں اور شیاطین کا فضا میں تسلط ہوتا ہے لیکن

شرائط مذکورہ کے ساتھ نصف شب کے بعد خصوصاً صبح سے متصل جو خواب دیکھا جائے
وہ صحیح اور مؤثر ہوتا ہے۔

واضح ہو کہ کبھی کفار اور بدکردار لوگ بھی سچا خواب دیکھتے ہیں اور اسکا سبب یہ ہے
کہ خداوند عالم نے اس دنیا کو دار سزا و جزا نہیں بنایا ہے انسان کے اچھے اور
برے اعمال کا بدلہ دینے کیلیے اسنے آخرت میں جگہ مقرر فرمائی ہے اور اس دنیا کی
نعمتیں اور مصیبتیں اسنے مومن اور کافر دونوں کیلیے عام کی ہیں باران رحمت
جب آتا ہے تو مومن اور کافر سب کی کھیتوں کو سیراب کرتا ہے اسی طرح
جاڑا گرمی روزی اولاد صحت و مرض موت و حیات سب کیلیے عام ہیں اسی
لئے خداوند عالم برے لوگوں کو بھی کبھی انکے نفع و نقصان سے بذریعہ خواب کے
مطلع کر دیتا ہے اور کبھی انکو غفلت سے چونکانے کیلیے اور اپنی ہستی کا
ثبوت دینے کیلیے سچے خواب دکھاتا ہے۔

پانچویں قسم انبیاء و ائمہ علیہم السلام کے خواب ہیں ان حضرات کے خواب
چونکہ بظاہر ہمارے خوابوں سے مشابہت رکھتے ہیں اسلئے ہم انکو خواب
خواب کہتے ہیں ورنہ درحقیقت وہ وحی الٰہی ہیں جناب کراجکی رح کنز الفوائد
میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہم نے علامہ مفید رح کی بعض کتابوں میں دیکھا ہے
کہ انہوں نے تحریر فرمایا ہے کہ اما منامات الانبیاء فلا تکون الا صادقۃ
وھی وحی فی الحقیقۃ و منامات الائمۃ ع جاریۃ مجری الوحی وان لم تسم وحیاً
ولا تکون قط الا حقاً الخ یعنی انبیاء علیہم السلام کے خواب ہمیشہ سچے ہوتے
ہیں اور وہ درحقیقت وحی الٰہی ہیں اور ائمہ علیہم السلام کے خواب بمنزلہ وحی
کے ہیں اگرچہ انکو وحی نہیں کہتے لیکن وہ ہمیشہ حق ہوتے ہیں الخ۔ اسی بنا پر

اگران حضرات پر خدا کا
جیسا کہ حضرت ابراہیم
کو ذبح کر رہے ہیں
نہ آجاتا تو ذبح کر دی
واضح ہوگی کہ وہ خوا
ہم میں سے دیکھے تو اسی
چونکہ گناہوں آلود
ہوتے رہتے ہیں اے
کون جھوٹا ہے
دوسرے اس وجہ
تعبیر کی ضرورت ہوتی
مثلاً اگر کوئی شخص
آلودہ ہے تو اس
شخص کسی مردہ کو ا
عمر دراز ہو اور دو
فیصلہ نہیں کر سکتے کہ
خواب دیکھ کر بہ
خدا اور تسبیح و تہلیل
با خدا اور صاحب ع
جو جاہل یا بے عقل

اگران حضرات پر خدا کا کوئی حکم عالم خواب میں نازل ہوتا تھا تو وہ اسپر فوراً عمل کرتے تھے
جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ نے جب خواب میں دیکھا کہ وہ خدا کی راہ میں حضرت اسمعیلؑ
کو ذبح کر رہے ہیں تو فوراً حضرت اسماعیل کو ذبح کرنے کیلئے لیگئے اور اگر دنبہ
نہ آجاتا تو ذبح کر دیا تھا اور اسی دنبہ کے آجانے سے دوسروں پر یہ بات بھی
واضح ہوگئی کہ وہ خواب نہ تھا بلکہ وحی الہی تھا - لیکن اسی قسم کا خواب اگر کوئی
ہم میں سے دیکھے تو اسپر عمل کرنا اسکے لئے حرام ہے - اولاً تو اس سبب سے کہ ہم
چونکہ گناہوں میں آلودہ ہوتے رہتے ہیں اور افکار پریشان و امراض خبیثہ میں مبتلا
ہوتے رہتے ہیں اسلئے ہم یہی فیصلہ نہیں کر سکتے کہ ہمارا کون سا خواب سچا اور
کون جھوٹا ہے

دوسرے اس وجہ سے کہ ہمارے اکثر خواب مثال میں ہوا کرتے ہیں جنکی مناسب
تعبیر کی ضرورت ہوتی ہے خواب کچھ ہوتا ہے اور اسکا مطلب کچھ دوسرا ہوتا ہے
مثلاً اگر کوئی شخص خواب میں دیکھے کہ وہ مردہ کھا رہا ہے یا اسکا ہاتھ فضلہ میں
آلودہ ہے تو اسکی تعبیر یہ ہے کہ مال دنیا اسکے ہاتھ آئے گا - اور اگر کوئی
شخص کسی مردہ کو اپنے ساتھ اپنے بستر پر سویا ہوا دیکھے تو تعبیر یہ ہے کہ
عمر دراز ہو اور دولت سے بے نیاز ہو وغیرہ وغیرہ ہم اپنے کسی خواب کے متعلق
فیصلہ نہیں کر سکتے کہ اسکا مقصد کیا ہے اسی لئے چاہئے کہ خواب دیکھنے والا جب
خواب دیکھ کر بیدار ہو تو پھر نہ سوئے بلکہ صبح تک بیدار رہے اور ذکر
خدا اور تسبیح و تہلیل میں مشغول رہے اور صبح کو کسی عالم با عمل یا مرد مومن
با خدا اور صاحب عقل سے بیان کرے اور کسی ایسے شخص سے بیان نہ کرے
جو جاہل یا بے عقل یا حاسد ہو یا اس سے دشمنی رکھتا ہو نیز بچوں سے بھی

ہے ورنہ اگر تعبیر غلط دیگی تو تاثیر میں فتور آ جائے گا - نیز اینکہ خواب شب کو یا وقت
طلوع و غروب آفتاب یا زلزلہ اور آندھی وغیرہ کے وقت بیان نہ کرے - کافی
میں حضرت امام محمد باقر ع سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ نے
فرمایا کہ مومن کا خواب اسکے سر پر آسمان و زمین کے درمیان گردش کرتا رہتا ہے
یہانتک کہ وہ خود یا کوئی دوسرا اسکے خواب کی تعبیر دیدے تب وہ زمین پر
ٹھیر جاتا ہے لہذا اپنے خواب کسی بے عقل سے بیان نہ کرو -
اور جناب جابر بن عبد اللہ رض سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ بینما رسول
اللہ یخطب اذ قام الیہ رجل فقال یا رسول اللہ انی رایت کان راسی
قد قطع وھو یتدحرج وانا اتبعہ فقال رسول اللہ ص یا تحدث
بلعب الشیطان بک ثم قال اذا لعب الشیطان احدکم فی منامہ فلا
تحدثن بہ احدا (کافی باب حدیث الاحلام) یعنی حضرت رسول خدا
ایک مرتبہ خطبہ فرما رہے تھے کہ ایک شخص کھڑا ہو گیا اور کہا کہ یا رسول اللہ میں
نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ جیسے میرا سر کٹ کر لڑھکتا پھر رہا ہے اور میں
اسکا پیچھا کر رہا ہوں حضرت نے فرمایا کہ شیطانی کھیل کا ذکر نہ کرو پھر حضرت
نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے ساتھ شیطان خواب میں کھیل کرے تو
کسی سے بیان نہ کرنا - اور مجلسی رح نے بحار الانوار میں حضرت پیغمبر خدا سے
ایک روایت نقل کی ہے جسکا آخری جملہ یہ ہے کہ فلینفث عن یسارہ ثلث
ولا یخبر بہ احدا (بحار کتاب السماء والعالم باب حقیقت رویا) یعنی جب تم
میں سے کوئی شخص شیطانی خواب دیکھے تو چاہئے کہ اپنی بائیں طرف رخ کرکے
تین مرتبہ تھوک دے اور کسی سے خواب بیان نہ کرے -

اور تیسرا سبب اسکا
تابع ہیں جو بلا شک خوا
شریعت کے مخالف نہ
ہیں یا نماز پڑھ رہے ہیں
خلاف شریعت کوئی
بے خطا قتل کر رہے ہیں
پوچھنی چاہئے اور سمجھ
نہیں ہے کیونکہ خواب
ہیں کہ ہم پر احکام
اگر کوئی شخص حضرت
دین یا کسی مومن کو
حضرت
روایت کیا ہے کہ حضرت
الشیطان لا یتمثل فی
من شیعتھم وان
یعنی جس نے مجھ کو خواب
انتیار کر سکتا ہے
کسی کی شکل اختیار کر
نیز حضرت نے فرمایا
مجھ کو خواب میں دیکھا

اور تیسرا سبب اسکا یہ ہے کہ یہ لوگ نبی اور صاحب شریعت نہیں ہیں بلکہ ایک شریعت کے تابع ہیں جو بلا شک خدا کی نازل کردہ ہے پس اگر ہم خواب میں کوئی ایسی چیز دیکھیں جو شریعت کے مخالف نہ ہو مثلاً دیکھیں کہ فقیروں کو کھانا کھلا رہے ہیں یا مجلس کر رہے ہیں یا نماز پڑھ رہے ہیں وغیرہ تو اس پر عمل کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن اگر ہم خلاف شریعت کوئی بات خواب میں دیکھیں مثلاً یہ کہ شراب پی رہے ہیں یا کسی کو بے خطا قتل کر رہے ہیں یا چوری کا کر رہے ہیں تو کسی عالم سے بیان کر کے اسکی صحیح تعبیر پوچھنی چاہیے اور سمجھنا چاہیے کہ خواب میں جو کچھ دیکھا ہے بعینہ وہ بات مقصود نہیں ہے کیونکہ خدا کسی کو گناہ کا حکم نہیں دیتا اور ہم کوئی صاحب شریعت نبی نہیں ہیں کہ ہم پر احکام ناسخ و منسوخ نازل ہوں۔

(وہ خواب جو کبھی جھوٹے نہیں ہوتے)

اگر کوئی شخص حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم یا ائمہ علیہم السلام کو یا کسی عالم دین یا کسی مومن کو خواب میں دیکھے تو گویا اسنے انہی لوگوں کو خواب میں دیکھا

حضرت [illegible] نے اپنے اباء و اجداد سے اور انہوں نے حضرت رسول اللہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ من رآنی فی منامہ فقد رآنی فان الشیطان لا یتمثل فی صورتی ولا فی صورۃ احد من اوصیائی ولا فی صورۃ احد من شیعتھم وان الرویا الصادقۃ جزء من سبعین جزء من النبوۃ (جامع الاخبار صفحہ ۱۷۲)

یعنی جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اسنے مجھی کو دیکھا اسلئے کہ شیطان نہ میری صورت اختیار کر سکتا ہے نہ میرے اوصیاء میں سے کسی کی نہ انکے شیعوں میں سے کسی کی شکل اختیار کر سکتا ہے اور سچا خواب نبوت کے ستر جزوں میں سے ایک جز ہے

نیز حضرت نے فرمایا ہے کہ من رآنی نائما فکانما رآنی یقظانا۔ یعنی جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اسنے گویا مجھ کو بیداری میں دیکھا ان معصوموں کی روایتوں کی کثرت سے

واضح ہو کہ خداوند عالم نے جنوں اور شیاطین کو آگ سے پیدا کیا ہے جیسا کہ ارشاد
فرماتا ہے کہ والجان خلقناہ من قبل من نار السموم ۝ سورہ حجر پارہ ۱۴
یعنی ہم نے جنوں کو انسان کی پیدائش سے پہلے بے دھوئیں کی تیز آگ سے خلق
کیا ہے - اس آیت میں اگرچہ صرف جنوں کی خلقت کا ذکر ہے لیکن جن اور شیاطین
درحقیقت ایک ہی جنس سے ہیں فرق اتنا ہے کہ جو مومن ہیں انکو جن کہتے
ہیں اور جو کافر اور فساق ہیں انکو شیطان کہتے ہیں - خداوند عالم نے جنوں اور
شیاطین کو یہ طاقت عطا فرمائی ہے کہ وہ جو شکل چاہیں اختیار کر سکتے ہیں صاحب
لسان الصادقین تحریر فرماتے ہیں کہ لا اختلاف بین الامامیہ بل بین المسلمین فی ان الجن
والشیاطین اجسام لطیفۃ یرون فی بعض الاحیان ولا یرون فی بعضہا ولھم حرکات سریعۃ و
قدرۃ علی اعمال قویۃ و یجرون فی اجساد بنی آدم مجری الدم وقد یتشکلھم اللہ بحسب المصالح
باشکال مختلفۃ وصور متنوعۃ کما ذھب الیہ السید مرتضیٰ رح - وجعل لھم القدرۃ علی ذلک
کما ھو الاظھر من الاخبار والآثار - یعنی شیعوں میں بلکہ مسلمانوں کے درمیان اس امر میں کوئی اختلاف
نہیں ہے کہ جن اور شیاطین اجسام لطیفہ رکھتے ہیں - کبھی تو نظر آتے ہیں اور کبھی نظر نہیں آتے وہ
تیز حرکتیں اور مشکل کاموں پر قدرت رکھتے ہیں - اور انسان کے جسم میں وہ خون کی جگہ دورہ کر جاتے ہیں
اور خداوند عالم انکو حسب مصلحت مختلف شکلوں اور طرح طرح کی صورتوں میں متشکل کرتا رہتا ہے
جیسا کہ سید مرتضیٰ رح کا مسلک ہے اور جنوں کو ان امور پر قدرت دیگئی ہے جیسا کہ اخبار و آثار سے
ظاہر ہے - اس توضیح کے بعد اب یہ عرض کرنا ہے کہ ہر انسان پر جسطرح سے خدا کی طرف سے اسکی
حفاظت کیلیے اور غفلت سے چونکانے کیلیے ملائکہ مقرر ہیں اسی طرح اسکو بہکانے اور گمراہ کرنے
کیلیے اسکے پیچھے شیاطین بھی لگے رہتے ہیں جنکو عام طور سے لوگ ہمزاد کہتے ہیں کفار اور غیر مومنین
کے ساتھ جو شیطان لگا رہتا ہے وہ انلوگوں کے مرنے کے بعد انہیں کی شکل میں کبھی کبھی نظر

ہی آتے ہیں جن کو لوگ ...
علاوہ بھوت پریت کی کو...
کرنے سے انکا مقصد ...
بد عقیدہ ہو جائیں اور ...
یہاں کا ور جنت و ...
شیطان نہیں نظر آتا ...
ہی نہیں دی ہے ہیڈا ...
نہ عالم خدا ہر سی توجیہ ...
یا ائمہ علیہم السلام کی ...
یا حضرت پیغمبر خدا ص یا ...
یقینا اسے انہیں حضر...
واضح ہو کہ جو شخص بہت ...
و نجاست کے عالم میں ...
کے خواب کا اعتبار نہ ...
مومن کو چاہیئے کہ قبلہ ...
اسطرح سے علاوہ تو ...
ادعیہ وقت خواب پڑ...

ہر مہینہ کی تاریخوں کے ...
حسب ذیل ہے -

بھی آتے ہیں جن کو لوگ بھوت پریت کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں ورنہ ان شیاطین کے علاوہ بھوت پریت کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور مرنے والوں کی شکل میں اپنے کو ظاہر کرنے سے انکا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ جزاء وسزا اور جنت وجہنم وغیرہ کی طرف سے بدعقیدہ ہوجائیں اور سمجھیں کہ مرنے والے تو آزاد گھومتے پھرتے ہیں عذاب وثواب یہاں کا اور جنت وجہنم کیسی لیکن مومنین صالحین اور علماء کی شکل میں کبھی کوئی شیطان نہیں نظر آتا کیونکہ خدا نے انکو مومن کی صورت اختیار کرنے کی طاقت ہی نہیں دی ہے لہذا کوئی شیطان کسی مومن کی شکل میں نہ خواب میں نظر آسکتا ہے نہ عالم ظاہر میں تو جب شیاطین مومن کی شکل نہیں اختیار کر سکتے تو پیغمبر خدا ص یا ائمہ علیہم السلام کی شکل کہاں اختیار کر سکتے ہیں اسلئے اگر کوئی شخص کسی مومن کو یا حضرت پیغمبر خدا ص یا ائمہ علیہم السلام کو عالم بیداری میں یا عالم خواب میں دیکھے تو یقینا اسے انہیں حضرات کی زیارت کی خداوند عالم ہر مومن کو یہ شرف عطا فرمائے

واضح ہو کہ جو شخص بہت کثرت سے بے سروپا خواب دیکھا کرتا ہے اور جو جنابت ونجاست کے عالم میں سوتا ہے اور مجنون ومست شراب اور جھوٹے انسان کے خواب کا اعتبار نہیں ہے۔

مومن کو چاہئے کہ قبلہ رخ داہنی کروٹ رخسار کے نیچے داہنی ہتھیلی رکھ کر سوئے اسطرح سے علاوہ ثواب کے وہ سچے خواب سے بہت نزدیک ہو جاتا ہے اور اگر ادعیہ وقت خواب پڑھ کر باوضو سوئے تو بہت بہتر ہے

(بیان اثرات خواب مطابق تاریخ ہر ماہ)

ہر مہینہ کی تاریخوں کے لحاظ سے بھی خواب کے اثرات بدلتے رہتے ہیں جنکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

جن تاریخوں کے خواب جھوٹے ہوتے ہیں - ۱ - ۱۰ - ۱۳ - ۱۴ - ۲۱ - بلا اختلاف - ۲۰ - ۲۵ - ۲۶ اختلافی

جن تاریخوں کے خواب سچے اور راست ہوتے ہیں - ۶ - ۷ - ۲۲ - ۳۰ - بلا اختلاف ۸ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۵ - ۱۸
۱۹ - ۲۳ - ۲۷ - ۲۸ - اختلاف ہے کہ راست ہیں یا عکس ہیں

جن تاریخوں کے خواب عکسی ہوتے ہیں ۲ - ۳ - ۲۴ - ۲۶ - بلا اختلاف - ۲۵ اختلافی

جن تاریخوں کے خواب کی تعبیر دیر سے ظاہر ہوتی ہے - ۴ - ۱۶ - ۱۷ بلا اختلاف ۵ اختلافی

انبیا و ائمہ علیہم السلام یا مردوں کو خواب میں دیکھنے کے کچھ اعمال بھی ہیں جو معصومین علیہم السلام سے منقول ہیں اسی طرح اکثر خوابوں کی تعبیریں بھی منقول ہیں جو حضرات دیکھنا چاہیں وہ علامہ مجلسی رح کی کتاب حلیۃ المتقین یا تحفۃ العوام وغیرہ ملاحظہ فرمائیں